تربیتِ اولاد

11-February-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ راحت نِشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بَلَغَتْنِیْ صَلَاتُهٗ، وَصَلَّیْتُ عَلَیْهِ، وَكُتِبَتْ لَهٗ سِوٰی ذٰلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ

یعنی جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیتیں

☆نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"تربیتِ اولاد"** یاد رکھئے! معاشرے کی اصلاح میں اولاد کی اچھی تربیت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ جب بچے نیک ہوں گے، اسلامی تعلیمات ان کے کردار

1…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

میں رچی بسی ہو گی تو معاشرہ امن و سکون کا نمونہ بن جائے گا۔ آج کے بیان میں ہم اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے حوالے سے احادیثِ مُبارکہ، پہلے کے والدین کے تربیتِ اولاد کے واقعات اور کئی اہم نکات سُنیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! ایک نیک والد اور ان کی تربیت یافتہ بیٹی کی ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تربیت یافتہ بیٹی

حضرت شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے پرہیز گار تھے۔ آپ کی صاحبزادی جو نیک صورت ہونے کے ساتھ ساتھ نیک سیرت بھی تھی۔ جب شادی کے لائق ہوئی تو بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا مگر حضرت شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے تین (3) دن کی مہلت مانگی اور مسجد مسجد گھوم کر کسی نیک نوجوان کو تلاش کرنے لگے۔ ایک نوجوان پر آپ کی نگاہ پڑی، جس نے اچھی طرح نماز ادا کی۔ شیخ نے اس سے پُوچھا: کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا نکاح کرنا چاہتے ہو؟ لڑکی قرآنِ کریم پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوب صورت اور نیک سیرت ہے۔ اس نے کہا: بھلا میرے ساتھ کون رشتہ کرے گا؟ حضرت شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں کرتا ہوں، یہ کچھ دِرہم رکھو! ایک درہم کی روٹی، ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خُوشبو خرید لاؤ۔ اس طرح حضرت شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی نیک بیٹی کا نکاح اس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دولہا کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ پانی کی صُراحی پر ایک سُوکھی روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اس نے پوچھا: یہ روٹی کیسی ہے؟ دولہا نے کہا: یہ کل کی

باسی روٹی ہے، میں نے اِفطار کے لئے رکھ لی تھی۔ یہ سُن کر وہ واپس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دُولہا بولا: مجھے معلوم تھا کہ حضرت شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی: میں آپ کی غربت (Poverty) کے باعث نہیں بلکہ اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ اللہ کریم پر آپ کا یقین بہت کمزور نظر آرہا ہے۔ مجھے تو اپنے والد پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ عادت اور نیک کیسے کہہ دیا! دُولہا یہ سُن کر بہت شرمندہ ہوا اور اس نے کہا: اس کمزوری سے مَعذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا: اپنا عُذر آپ جانیں، البتہ! میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی جہاں ایک وَقْت کی خوراک جمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جاکر روٹی خیرات کردی۔ (روض الریاحین، الحکایۃ الثانیۃ والتسعون بعد المائۃ، ص ۱۹۲، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! آپ نے سنا کہ زمانے کے مشہور ولی حضرت شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی شہزادی کی کس قدر بہترین انداز میں تربیت فرمائی تھی، آپ کی تربیت یافتہ بیٹی کا اللہ پاک کی ذات پر مکمل بھروسا تھا، جو اپنے شوہر کے گھر میں مُناسب سہولیات اور مال و دولت کی کثرت نہ ہونے کی وجہ سے ناراض نہ ہوئیں بلکہ شِکوہ کیا بھی تو اس بات کا کہ اِفطاری کیلئے روٹی بچا کر کیوں رکھی گئی؟۔ یقیناً آپ کی شہزادی کو یہ سوچ آپ کی اسلامی تربیت کی بدولت ہی ملی ہوگی، جو خود بھی پرہیزگار اور خدا پاک پر مکمل بھروسا رکھنے والے بُزرگ تھے۔ جنھوں نے اپنی بیٹی کی اسلامی

تربیت فرمائی اوران کیلئے عبادت گزار شخص کا اِنتخاب فرمایا تاکہ تقویٰ وپرہیزگاری کی برکتیں ان کی نسلوں میں بھی مُنْتَقِل ہوں۔جی ہاں!اگر انسان خود نیک ہو تو اس کی نیکیوں سے اس کی نسلوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، چنانچہ

حضرت عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں:بے شک اللہ پاک انسان کی نیکیوں سے اس کی اولاد اور اولاد، دَر اولاد کی اصلاح فرمادیتا ہے،اس کی نسل اوراس کے پڑوسیوں میں اس کی حفاظت فرماتا ہے اوروہ سب اللہ پاک کی طرف سے پردے اور امان میں رہتے ہیں۔(درمنثور،۵/۴۲۲،پ۱۶،تحت الآیۃ ۸۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے(Society)میں اولاد کی تَرْبِیَت کے معاملے میں اِنتہائی غفلت کا مُظاہرہ کیا جاتا ہے،شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ والدین (Parents)خود تربیت یافتہ نہیں ہیں،اب جو خود شرعی اَحکام سے لاعِلْم اور تربیت کا مُحتاج ہو تو وہ دوسروں کی تربیت کیسے کرسکتا ہے،لہٰذا جب ایسے ماں باپ کے ہاں بیٹیوں کے رشتے آنے لگتے ہیں تو والدین اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ لڑکا مالدار، مختلف دنیوی عُلوم وفنون کی ڈِگریاں رکھنے والا اورماڈرن گھرانے سے تعلق رکھتا ہو، نماز چاہے ایک نہ پڑھتا ہو، اگرچہ کھلم کھلا گناہ کرتا ہو، حرام روزی کماتا ہو،لوگوں کو دھوکہ دینے میں مشہور ہو، دِین کے ضروری مسائل بھی نہ آتے ہوں الغرض بے عملی کا نمونہ ہی کیوں نہ ہو جبکہ اگر کوئی ایسے لڑکے سے نکاح کا مشورہ دے جس کی آمدنی(Income) تھوڑی ہو اگرچہ 100٪ فیصد حلال ہو،بیوی کے حقوق (Rights) ادا کرنے پر بھی قادر ہو، گناہوں سے بچنے والا اوردیندار ہو، عِلْم و عمل،شرم وحیا اور

سنّتوں کا پیکر ہو، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰے کی دولت سے مالا مال ہو، امامِ مسجد، مُؤذِّن، قاری یا دینی ماحول سے وابستہ ہو تو مَعَاذَاللہ اس کے بارے میں اس طرح کے عجیب و غریب جُملے کہے جاتے ہیں: "ارے! اس سے شادی کرکے تو ہماری بیٹی بُھوکی مرجائے گی"، "گھر میں قید رکھے گا"، "سر سے پاؤں تک پردے میں رکھے گا" مَعَاذَاللہ۔

یاد رکھئے! اچھے والدین ہمیشہ اپنی بہن بیٹیوں کے نکاح کیلئے کسی دِین دار شخص (Religious) کی تلاش میں رہتے ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی دِین دار شخص سے نکاح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ

مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں وہ شخص پیغامِ نکاح دے جس کی دِین داری اور اَخلاق تم کو پسند ہیں تو نکاح کردو، اگر یہ نہ کروگے تو زمین میں فتنے اور لمبی چوڑی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔ (ترمذی، ۲/۳۴۴، حدیث: ۱۰۸۶)

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جب تمہاری لڑکی کے لیے دین دار عادات و اطوار کا درست لڑکا مل جائے تو صرف مال کی ہَوَس (لالچ) میں اور لکھ پتی کے انتظار میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو، اس لیے کہ اگر مالدار کے انتظار میں لڑکیوں کے نکاح نہ کیے گئے تو اُدھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور اِدھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے جس سے بدکاری پھیلے گی اور بدکاری کی وجہ سے لڑکی والوں کو شرمندگی ہوگی، نتیجہ یہ ہوگا کہ خاندان آپس میں لڑیں گے، قتل و غارت ہوں گے، جس کا آج کل ظہور ہونے لگا ہے۔ (مرآۃ المناجیح،

(۸/۵ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! فی زمانہ ساری کوششیں بچوں کی دُنیاوی تعلیم کے بارے میں کی جاتی ہیں، دینی تعلیم و تربیت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی، بچوں کو ڈاکٹر، انجینئر اور پائلٹ بنانے کا خواب تو ہر ماں باپ دیکھتے ہیں لیکن بچوں کو حافظِ قرآن بنانے، عالم و مفتی بنانے والے والدین اب بہت کم ہیں۔ بچوں کو فیشن ایبل اور ماڈرن زندگی گزارتے دیکھنا ماں باپ کا شوق ہے، لیکن پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کے مطابق زندگی گزارتے دیکھنے کا خواب شاید ہی والدین کے ذہن میں ہو۔ ایسے والدین ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیں اور غور کریں کہ کیا اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ان کا اپنا کردار ہے یا نہیں؟ اگر شروع سے ہی اولاد کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سکھاتے تو شاید آج یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ بہر حال آج کے اس پُر فتن دور میں اپنی اولاد کی دینی تربیت بہت ضروری ہے، ورنہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی نقصان اُٹھانا پڑ سکتا ہے۔ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے حوالے سے قرآنِ کریم میں ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ

تربیتِ اولاد اور قرآنِ کریم

پارہ 28 سورۃ التحریم کی آیت نمبر 6 میں ربِّ کریم اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اپنی

وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (پ۲۸،التحریم:۶)

جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

حضرت امام جلالُ الدِّین سُیوطی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر دُرِّ منثور میں فرماتے ہیں: جب نبیِّ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی، تو صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اپنے گھر والوں کو کس طرح آگ سے بچائیں؟ تو آپ نے فرمایا: انہیں ان کاموں کا حکم دو جو اللہ کریم کو پسند ہیں اور اُن کاموں سے منع کرو جو اللہ پاک کو ناپسند ہیں۔(1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا! جہاں ہم پر اپنی اصلاح ضروری ہے، وہیں اولاد کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی لازم ہے، لہٰذا ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں ان سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دلوائے، یوں ہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ جہنم کی آگ سے بچنے میں کامیاب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چغلی، ریاکاری، دھوکا دہی اور غیبت ایسی چیزیں ہیں کہ بچپن سے ہی بچوں کو ان سے بچنے کی ترغیب دلانی چاہئے کیونکہ اگرچہ نابالغ بچوں کو اس کا گناہ نہیں ملتا، لیکن بعض اوقات یہ بچپن کی عادتیں ایسی پختہ

1 ...تفسیر در منثور، پ۲۸، التحریم، تحت الآیة:۶، ۸/۲۲۵

ہو جاتی ہیں کہ بڑے ہونے کے بعد ان سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے، بالخصوص چغلی اور غیبت تو وہ چیزیں ہیں جو بھائی کو بہنوں سے، بہنوں کو بھائیوں سے اور اولاد کو والدین تک سے جدا کر دیتی ہیں، ان کی وجہ سے خاندان ٹوٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ خود بھی غیبت و چغلی سے بچیں اور اپنے بچوں کو بھی ان سے بچنے کی ترغیب دلائیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے غیبت و چغلی کے متعلق 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. غیبت، چُغل خوری اور بے گناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ پاک (قِیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[1]
2. غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جس طرح چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔[2]
3. چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے اور جنت کی اعلیٰ نعمتیں پانے کے لئے خود کو اور اپنے بچوں کو غیبت و چغلی کے ساتھ ساتھ دیگر گناہوں بھرے کاموں سے بچایئے، اپنے بچوں کو جھوٹ، گالم گلوچ، مسلمان کو دھوکا دینے سے بچنے اور نماز پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ انہیں سنتوں پر عمل کرنے اور بڑوں کا ادب و احترام کا سلیقہ سکھایئے، قرآنِ کریم کی تلاوت کا عادی بنایئے اور

1...الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب من النمیمة، ۳/۳۲۵، حدیث: ۱۰
2...الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب من الغیبة ... الخ، ۳/۳۳۲، حدیث: ۲۸
3...بخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمة، ۴/۱۱۵، حدیث: ۶۰۵۶

دوسروں سے ہمیشہ حُسنِ سلوک سے پیش آنے کا درس دیجئے۔اللہ کریم ہمیں اور ہماری اولاد کو دینِ متین کے مطابق زندگی گزارنے اوردینِ اسلام کی سربلندی کے لئے کوشش کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! تربیتِ اولاد کے حوالے سے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور پہلے کے مسلمانوں کا کردار ہمارے لیے لائقِ عمل ہے کیونکہ یہ حضرات تربیتِ اولاد کے طریقوں کو اچھی طرح جانتے اور اولاد جیسی نعمت کی صحیح معنوں میں قدر کیا کرتے تھے کہ خود ان کی پرورش بھی تو کسی نیک سیرت والدین کی نگرانی میں ہوئی تھی، یہ حضرات خود بھی نیکیوں کے شوقین ہوتے اور اپنی اولاد کو بھی نیکی کی راہ پر لگے رہنے کی ترغیب دلایا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد ان کی فرمانبردار، آنکھوں کا چین، دل کا سُکون اور معاشرے میں ان کا نام روشن کرتی تھی۔آیئے! بطورِ ترغیب 2 ایمان افروز واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

(1) دیہاتی عورت کی نصیحت

حضرت امام اَصمعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دیہاتی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہی تھی: بیٹا! عمل کی توفیق اللہ پاک کی طرف سے ہے اور میں تجھے نصیحت کرتی ہوں: ☆چغلی کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ دو قبیلوں میں دُشمنی ڈال دیتی ہے، دوستوں (Friends) کو جُدا کر دیتی ہے، ☆لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے بچو، کہیں تم بھی عیب دار نہ ہو جاؤ، ☆عبادت میں دِکھاوا نہ

کرنا،☆مال خرچ کرنے میں کنجوسی سے بچتے رہنا،☆دوسروں کے اَنجام سے سبق حاصل کرنا،☆لوگوں کا جو عمل تمہیں اچھا لگے اس پر عمل کرنا اوران میں جو کام تمہیں بُرا لگے اس سے بچتے رہنا کیونکہ آدمی کو اپنے عیب (Fault) نظر نہیں آتے۔ پھر وہ عورت خاموش ہوگئی تو میں نے کہا:اے دیہاتی عورت!تجھے اللہ پاک کی قسم!مزید نصیحت کرو۔اس نے پوچھا:اے شہری!کیا تجھے ایک دیہاتی کی باتیں اچھی لگی ہیں؟میں نے کہا:اللہ پاک کی قسم!اچھی لگی ہیں۔وہ بولی:☆بیٹا!دھوکا دینے سے بچتے رہنا کیونکہ تُو لوگوں سے جو معاملات کرتا ہے دھوکا دینا ان میں سب سے بُرا ہے۔☆سخاوت،حِلْم،عاجزی اور حیا کو اپنالینا،اب میں تجھے اللہ پاک کے حوالے کرتی ہوں،تم پر سلامتی ہو،اللہ پاک تم پر رحم کرے۔☆یاد رکھو!غیبت کرنا حالتِ اسلام میں30 مرتبہ بدکاری کرنے سے بھی سخت گناہ ہے۔(آنسوؤں کا دریا،ص۲۴۹)

(2)مرحوم حاجی زم زم عطاری اور تربیتِ اولاد

مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی و رُکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو جُنَیْدزَم زَم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بچّوں کی امّی کا بیان کچھ یوں ہے:مرحوم اپنی اولاد سے بہُت پیار کرتے تھے،بیٹیاں گھر آتیں تو مصروفیات کے باوُجود ان سے ملنے گھر آتے تھے۔ گھر میں جب کسی کی غَلَطی کی اِصلاح کرتے ہوئے لہجہ تھوڑا سخت کرتے تو ساتھ میں وضاحت بھی کردیتے کہ **"میں آخِرت میں نَجات اور آپ لوگوں کے فائدے کے لئے سمجھا رہا ہوں۔"** کھانا کھاتے وَقْت بچوں کے ذریعے دُعائیں پڑھواتے اور سُنّت کے مطابق کھانا کھانے کی ترکیب کیا کرتے۔حتَّی الامکان بیٹوں کو نماز کے لئے ساتھ

www.dawateislami.net

لے جایا کرتے، مَدَنی قافِلے میں سفر کے لئے جاتے تو نماز کی تاکید کرکے جاتے اور سفر کے دوران بھی S.M.S کے ذَرِیعے معلومات کرتے کہ نماز ادا کرلی ہے یا نہیں؟ بیماری کی حالت میں بھی اپنے بڑے شہزادے سے فرمایا: جیسے ہی میری طبیعت بحال ہوئی اِنْ شَآءَ اللہ ہم دونوں مَدَنی قافِلے میں سفر کریں گے۔ شہزادے کو موبائل لے کر دینے سے منع کرتے ہوئے ذِہن بنایا کہ چُونکہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بچّوں کو موبائل لے کر دینے سے منع فرمایا ہے، اس لئے میں آپ کو موبائل لے کر نہیں دوں گا۔ (محبوب عطار کی 122 حکایات، ص ۱۳ ملخصًا)

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حکایات میں والدین اور اَولاد دونوں کے لئے نصیحت ہے۔ یہ سچ ہے کہ اچھے والدین اولاد کی دینی تربیت سے کبھی غافل نہیں ہوتے بلکہ ان کی اِصلاح کی کوشش کرتے ہیں، اگر وہ خود نمازی، 72 نیک اعمال اور سُنّتوں کے پیکر ہوں تو اپنے بچوں کو بھی ان نیک کاموں کی ترغیب دلاتے اور ان سے پوچھ گچھ کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ بہرحال اب یہ فیصلہ والدین کو کرنا ہے کہ وہ تربیتِ اولاد کا اہم کام سرانجام دے کر اولاد کو اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سبب بناتے ہیں یا پھر اُنہیں کُھلی آزادی دے کر اپنی آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنٹرنیٹ اور سوشل میڈیا (Social Media) کے جو اَخلاقی و مُعاشَرَتی نُقصانات ہیں، ہر عقل رکھنے والا شخص ان کو اچھی

طرح جانتا ہے، ایک وقت تھا کہ ٹی وی اور سینما کے نقصان پہنچانے والے اَثَرات اور بھیانک نتائج مُعاشَرے(Society)کیلئے پریشانی کا باعث تھے اور ٹیلی ویژن کو صِحَّت کیلئے سب سے زیادہ نُقصان دہ قرار دیا گیا تھا، مگر آج موبائل اور اِنٹرنیٹ سب سے زیادہ صِحَّت کو خراب اور اَخلاق کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچّوں کی نقل و حَرَکت پر تَوَجُّہ رکھنے کے ساتھ ساتھ حکمتِ عَمَلی سے اُن کی دینی تَرْبِیَت بھی کریں، بالخصوص جو بچّے ابھی چھوٹے ہیں اُنہیں موبائل اور اِنٹرنیٹ کے زور دار سیلاب سے بچائیں، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کا کردار ابھی سے خراب ہو جائے ۔اگر ایسا ہوا تو یقین جانئے کہ پھر اولاد اور والدین دونوں کو ہر جگہ ذِلّت و رُسوائی کا سامنا ہو سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے طریقے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً پہلے کے والدین کے اپنے بچوں کی تربیت کے واقعات اور تربیت نہ کرنے کے نقصانات سن کر ہمارے دل میں بھی اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے کا ذہن بنا ہو گا، مگر ذہن میں سُوال پیدا ہوتا ہے کہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے کونسے طریقے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے بچوں کی اچھی تربیت کر سکتیں ہیں؟ تو آیئے! اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے چند ایسے طریقے سنتے ہیں جن پر عمل کر کے ہم اپنی اولاد کو معاشرے کا ایک اچھا فرد بنا سکتے ہیں، چنانچہ

(1)اللہ پاک کا نام سکھائیے

جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق و مالک کا نام "اللہ" سکھائیے اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ اس کی زبان سے سب سے پہلے کلمہ طیّبہ ہی جاری ہو۔ جیسا کہ

بچوں پر شفقت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ** کہلواؤ۔[1]

ہمارے بزرگانِ دین بھی بچوں کو اللہ کریم کے نام سکھاتے اور ان کی یہی کوشش ہوتی کہ اللہ کریم کا نام ان کی زبانوں پر ایسا جاری ہو جائے کہ ساری زندگی اسی نام کو اپنا وظیفہ بنالیں، چنانچہ

حضرت سہل بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 3 سال کی عمر میں ہی اپنے ماموں کے ساتھ عبادت کرتے، آپ کے ماموں نے فرمایا: روزانہ رات کو سونے سے پہلے یہ کلمات ایک بار پڑھ لیا کرو: **اَللہُ مَعِیَ اَللہُ نَاظِرِیْ اَللہُ شَاہِدِیْ** یعنی اللہ پاک میرے ساتھ ہے، اللہ پاک مجھے دیکھنے والا ہے، اللہ پاک مجھ پر گواہ ہے۔ جب آپ اس پر عمل کرنے والے بن گئے، تو ارشاد فرمایا: اب اسے روزانہ 7 بار پڑھا کرو۔ جب 7 مرتبہ پڑھنے پر بھی عمل کی سعادت حاصل کرلی، تو اس کی تعداد 15 کروادی۔ پھر آپ ساری زندگی یہی وظیفہ کرتے رہے۔[2]

1…شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، ۶/۳۹۷، حدیث: ۸۶۴۹

2…تذکرۃ الاولیاء، ص ۲۲۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بُزرگانِ دین کی صحبت سے تربیت یافتہ امیرِ اہلِ سُنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی نواسی کے لئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے "اللہ اللہ کرتے رہیے تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ "اللہ" نکلے اور جب وہ آپ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے اللہ پاک کا ذکر کرتے۔ جب آپ کی نواسی نے بولنا شروع کیا تو زبان سے پہلا لفظ " اللہ" ہی بولا۔

(2) بچوں کو آقا کریم اور صحابہ کے واقعات سنایئے

بچوں کی اچھی تربیت کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام کے واقعات سنائیں! اس کی برکت سے بچوں کے دل میں عشقِ رسول اور صحابۂ کرام کی محبت پیدا ہوگی، آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

صحابی بننے کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

ایک دن اسکول میں اُستاد صاحب نے چھوٹے بچوں سے پوچھنا شروع کیا کہ آپ بڑے ہو کر کیا بنیں گے، کسی نے کہا: میں ڈاکٹر بنوں گا، کسی نے کہا: میں انجینئر بنوں گا، کسی نے کہا: میں سکول ٹیچر بنوں گا۔ جب استاد صاحب نے اسلم سے پوچھا: آپ کیا بنیں گے؟ تو اسلم نے کہا: میں بڑا ہو کر صحابی بنوں گا، استاد نے کہا: بیٹا آپ کو پتا ہے صحابی کس کو کہتے ہیں؟ جواب ملا: نہیں۔ تو استاد صاحب نے کہا پھر آپ کو صحابی بننے کا شوق کیسے ملا، تو بتانے لگے: میری والدہ رات کو روزانہ مجھے ایک صحابی کا واقعہ سُناتی ہے جس سے

میرے دل میں صحابی بننے کی تمنا پیدا ہو گئی۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "علاقائی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ بچوں کو بزرگانِ دین کے واقعات سنانے کی کیسی زبردست برکات ظاہر ہوتی ہیں، لہٰذا ہمیں بھی اپنے بچوں کو بزرگانِ دین کی سیرت اور ان کے کارناموں سے متعلق بتاتے رہنا چاہیے اور انہیں ایسا ماحول فراہم کرنا چاہیے جہاں رہ کر ان کے اندر بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی کڑھن پیدا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** فیضانِ انبیا، فیضانِ صحابہ اور فیضانِ اہلِ بیت ہے لہٰذا آپ خود بھی اس ماحول سے وابستہ رہیے اور اپنے بچوں کو بھی اس ماحول سے وابستہ کرلیجئے، نیز ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں شرکت کرنے والے بن جائیے۔

یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **"علاقائی دورہ"** بھی ہے۔ اس دینی کام کے بے شمار فائدے ہیں، مثلاً مسجد آباد رہتی ہے، علاقے میں خوب دینی کام پھیلتا ہے، نئے نئے اسلامی بھائی دینی ماحول کے قریب آتے ہیں، بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہوتی ہے، امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی دعاؤں سے حِصّہ اور نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"علاقائی دورے"** کا ایک واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

مسجد آباد ہو گئی

ایک اسلامی بھائی کا قافلہ پاکستان کے ایک شہر کی مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو، اُنہوں نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد علاقائی دورے کے لئے کھیل کے میدان (Play Ground) میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی نوجوان اُسی وقت اُن کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئے۔ مسجد میں آکر اُن کے ساتھ نماز پڑھنے اور سُنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، انفرادی کوشش سے اُنہوں نے اُس مسجد کو آباد کرنے کی نِیّت کرلی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ایک بزرگ رو کر کہنے لگے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول اور **علاقائی دورے** کی بَرَکت سے یہ مسجد آباد ہو گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بچوں کا ذہن خالی ہوتا ہے ہم جس طرح چاہیں ان کے ذہن بھر سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے بچوں کو ان مبارک ہستیوں کی سیرت کے نورانی، نماز سے محب، تلاوتِ قرآن اور آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کے واقعات سُنائیں تو یقیناً ہمارے بچوں کے دل میں عشقِ رسول، نمازوں سے محبت اور تلاوتِ قرآن کرنے کا ذہن بنے گا۔ اللہ کریم ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(3) بچوں کو قرآن سکھایئے

بچوں کی اچھی تربیت کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ انہیں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ

دینی تعلیم اور بالخصوص قرآنِ کریم کی تعلیم بھی دلوائیے، کیونکہ دنیاوی علوم کا فائدہ صرف دنیا تک محدود ہوتا ہے، جبکہ دینی علوم کا فائدہ قبر و آخرت میں بھی ملے گا۔ قرآن ایک نور ہے، اگر بچوں کا دل ودماغ قرآن کی روشنی سے آراستہ کیا جائے تو اس کی برکت سے اُن کا باطن بھی مُنَوَّر ہو جائے گا۔ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اولاد کو تعلیمِ قرآن سے آراستہ کرنے والوں کو کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں، چنانچہ

بچوں کو قرآن سکھانے کے فضائل

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا، تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بنا پر اہلِ جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو قرآنِ کریم کی تعلیم دلوائی تھی۔ (1)

اُمّت کو قرآن سکھانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ کریم پڑھا، اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو لباس پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کر سکتی۔ وہ پوچھیں گے: ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے

---

1 ... معجم اوسط، ۱/۴۰، حدیث: ۹۶

سبب۔[1]

دوجہاں کے سلطان، سَروَرِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآنِ کریم سکھائے اس کے سب اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) گھر کا ماحول اچھا بنایئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ تمام طریقوں کے مطابق بچوں کی تربیت کرنے کے لئے ہمیں گھر کا ماحول اچھا بنانا ہوگا، خود سمیت تمام گھر والوں کو نمازوں اور تلاوتِ قرآن کا پابند بننا ہوگا، کیونکہ گھر کا ماحول بچے کی تربیت کا سب سے اہم سبب ہے، بچے کا زیادہ وقت ماں باپ کے ساتھ گزرتا ہے، لہٰذا انہیں چاہئے کہ وہ نیک، نمازوں کے پابند اور تلاوتِ قرآن کے عادی ہوں تو بچے میں بھی یہ عادتیں پیدا ہوں گی۔ ان تمام عادتوں کو اپنی ذات کا حصہ بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، ہر جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کیجئے، گھر میں مَدَنی چینل چلایئے، ہر ہفتے ہونے والا مَدَنی مذاکرہ دیکھئے یا سنئے اور گھر درس شروع کردیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ نہ صرف آپ کے بچے بلکہ گھر کے دیگر افراد بھی نیک بن جائیں گے۔

1…مستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه…الخ ۲/۲۷۸، حدیث: ۲۱۳۲

2…معجم اوسط، ۱/۵۲۴، حدیث: ۱۹۳۵

شعبہ رابطہ برائے تاجران

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے 80 شعبوں میں سُنّتوں کی دُھومیں مچارہی ہے، انہی میں سے ایک "شعبہ رابطہ برائے تاجران" بھی ہے۔ یاد رہے! تجارت ایک ایسا شُعْبہ ہے جو ہر ملک میں رِیڑھ کی ہڈی کی حَیثیّت رکھتا ہے، بلکہ کئی ملکوں کی معیشت کا دارومَدار ہی تِجارت پر ہے، مگر بد قسمتی سے عِلْمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج مسلمانوں کی ایک تعداد تجارت کے اسلامی اُصولوں پر عمل کرنے سے بہت دُور ہے۔ چُنانچہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت "شعبہ رابطہ برائے تاجران" کا قِیام عمل میں آیا، جس کا کام شُعبہ تِجارت سے وابستہ لوگوں کو تجارت کے بارے میں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرانا، ان میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچانے کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے بازاروں میں دینی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر درس وغیرہ دینے کا اِہتمام کرنا ہے، جسے چوک دَرْس کہا جاتا ہے۔ مَدَنی چینل پر باقاعدہ ایک معلوماتی پروگرام "اَحْکامِ تِجارت" کے نام سے نشر کیا جاتا ہے، بڑی بڑی مارکیٹس، شاپنگ مالز وغیرہ میں مدرسۃ المدینہ بالغان کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ اَہلِ محبت مِل / فیکٹری مالکان (Factory Owner) کو مَدَنی قافلوں میں سفر کا ذہن دینے کے ساتھ ساتھ ان کے تحت کام کرنے والے ملازمین کو بھی ہر ماہ مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ فیکٹری و کارخانے میں مسجد یا جائے نماز کا اِہتمام کیا جاتا ہے تا کہ یہ

عاشقانِ رسول بھی نمازوں کی پابندی کر سکیں۔ فیکٹری و کارخانے کی مسجد یا جائے نماز میں ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح کا بھی اِہتمام کیا جاتا ہے۔ تاجران کو "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی سالانہ بکنگ کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ تاجران کو شرعی رہنمائی کے لیے دارُالافتاء اہلسنّت سے شرعی رہنمائی لیتے رہنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ تاجران کو مارکیٹوں، شاپنگ مالز وغیرہ میں ہی جُزوقتی فیضانِ نمازِ کورس کرنے کی بھی ترغیب دِلائی جاتی ہے کہ اپنے کام کاج اور وقت کی سہولت کے مطابق "فیضانِ نماز کورس" کرکے اپنی نماز دُرست کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جب گھر کا ماحول اچھا ہو، گھر میں اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری والے کام ہوتے ہوں، گھر میں تلاوتِ قرآن اور نمازوں کی پابندی کرنے والے ہوں گے تو بچوں کو بھی دینی تعلیم کا شوق و ذوق نصیب ہو گا، چنانچہ

گھر کے ماحول کی برکتیں

امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی کو ہی دیکھ لیجئے کہ گھر کا ماحول اچھا ہونے کی وجہ سے آپ نے ساڑھے 4 سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ مجید ناظرہ مکمّل پڑھ لیا۔ 6 سال کے تھے کہ ربیعُ الاول کے مبارک مہینے میں مِنبر پر جلوہ افروز ہو کر میلادُ النبی کے موضوع پر ایک بہت بڑے اجتماع میں بہترین

تقریر فرما کر عُلَمائے کرام اور مشائخ عِظام سے داد وُصول کی۔ 6 سال کی عمر میں ہی آپ نے بغداد شریف کی سمت معلوم کرلی، پھر ساری زندگی غوثِ اعظم کے مبارک شہر کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ نماز سے تو عشق کی حد تک لگاؤ تھا، چُنانچِہ نَمازِ پنج گانہ باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں جاکر ادا فرمایا کرتے، جب کبھی کسی خاتون کا سامنا ہوتا تو فوراً نظریں نیچی کرتے ہوئے سر جھکا لیا کرتے۔ 7 سال کے تھے کہ ماہِ رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھنا شروع کر دیئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔ آیئے! امیرِ اہلِ سُنّت حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے حوالے سے مکتوب کا خلاصہ سُنتے ہیں، چنانچہ

مکتوبِ عطّار

آپ فرماتے ہیں: میری جانب سے تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدارِسُ المدینہ اور جامِعَاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلِّمات اور طالِبات کی خدمات میں کَعبۂ مُشَرَّفَہ کے گِرد گھومتا ہوا گُنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَك کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالامال جھومتا ہوا اسلام،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

---

1 . . . تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔ اِس ماہِ مُبارک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں نَدامت کے اشکوں سے آبپاشی کی جاتی اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قَدر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حَلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین ماہ کے یا رَمَضانُ الْمُبارَك کے مکمَّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اُتنے نفل روزوں کے لیے کمربستہ ہو جائے، سحری اور اِفطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفلِ مدینہ بھی لگائے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مَدارِسُ المدینہ اور تمام جامِعاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رجب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرمادیجئے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضیلت

رَجب شریف کے ابتدائی تین روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے!

حضرتِ عبدُ الله اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے روایت ہے: رسولِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر

دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اگر مُطالَعہ کر لیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (1) **"کفن کی واپسی مع رجب کی بہاریں"** اور (2) **"آقا کا مہینا"** پڑھ لیجئے۔ ہر سال شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا باب **"فیضانِ رَمضان"** بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہو سکے تو عِیدِ مِعْرَاجُ النَّبِی کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیق فیضانِ رَمضان بھی تقسیم فرمایئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے۔

دعوتِ اسلامی کی طرف سے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27 ویں شب، جشنِ معراجُ النّبی کے سلسلے میں ہونے والی **محفلِ نعت** (اجتماعِ معراج) میں تمام اسلامی بھائی شروع سے آخر تک شرکت فرمایا کیجئے، اور 27 رجب شریف کا روزہ رکھ کر 60 ماہ کے روزوں کے ثواب کے حقدار بنئے۔

تمام اسلامی بھائیوں سے بالعموم اور جامعاتُ المدینہ اور مدارِس المدینہ کے جُملہ قاری صاحبان، اَساتِذہ، ناظمین اور طلبہ کی خدمتوں میں بالخصوص تڑپتی ہوئی عرض ہے کہ برائے کرام! (میرے جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی) زکوٰۃ، فِطرہ، قربانی کی کھالیں اور فنڈز جمع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کیجئے۔ (اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارِم کو فنڈز جمع کرنے کی ترغیب دلائیں) خُدا کی قسم! مجھے اُن اساتِذہ اور طلبہ کے بارے میں سُن کر بہت خوشی ہوتی ہے جو اپنے گاؤں یا شہر میں جانے کی خواہش کو قربان کرکے رَمَضانُ المبارک، جامعات میں گزارتے اور اپنی مجلس کی ہِدایات کے مطابق چندے کے بستوں

---

1 ... جامع صغیر، ص ۳۱۱، حدیث: ۵۰۵۱

پر ذمّے داریاں سنبھالتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (1) جوتے کثرت سے استعمال کیا کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے (یعنی کم تھکتا ہے۔) (مُسلِم، ص ۱۱۶۱، حدیث: ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ (3) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو سیدھی جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو اُلٹی جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے تاکہ سیدھا پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری، ۴/۶۵، حدیث: ۵۸۵۵)

﴿اعلان:﴾

جوتے پہننے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک

اور2 دُعائیں۔

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴾3﴿ رَحْمت کے سَتَّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

www.dawateislami.net

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخص یوں دُرودِ پاک

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ [1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [2]

﴿2﴾ گویا شبِ قَدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔ [3]

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 11 فروری 2021ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

1 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر و الدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

جوتے پہننے کی بقیہ سنتیں اور آداب

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو جائیے اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔(نزہۃ القاری،۵/۵۳۰)(4) مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے۔(5) کسی نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے کہا: ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انہوں نے فرمایا: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(ابو داود، ۴/۸۴، حدیث:۴۰۹۹) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۶۵) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔(7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے: اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آ کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔(سنی بہشتی زیور، حصہ:۵، ص ۶۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆مصیبت کے وَقت کی دعا

11 فروری 2021 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ، اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا

(مسلم،کتاب الجنائز، باب مایقال عند المصیبة، ص ۳۵۶،حدیث:۲۱۲۷)

ترجمہ: بے شک ہم اللہ پاک کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ پاک! میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور مجھے اس سے بہتر عطا فرما۔(مَدَنی پنج سورہ، ص ۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رسالے یا"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ

www.dawateislami.net

لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے(بِلاضرورت)باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا ؟یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم ازکم ایک مَدَنی درس(مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو)دیا، یاسُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس(جولیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلانہ ہویا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟یارات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36)اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم ازکم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاًچپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ)اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ''مَدَنی چینل'' دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود)قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟نیز کسی سے عاریتاً(یعنیTemporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:''میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں'' جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شَرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیرومُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاذِمّے دار)سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مل کر، براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟یا مَعَاذَ اللہ بلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا

دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کھِل کھِلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب

تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد